صاحبزادہ امین اللہ نقشبندی عرف ''قندھاری ملا صاحب''

موجودہ بلوچستان کا صوبائی دارالحکومت اور مرکزی شہر کہلانے والا کوئٹہ اپنی ایک الگ تاریخی اور جغرافیائی اہمیت رکھتا ہے۔ زمانہ قدیم سے کوئٹہ ہر دور میں ابھرتی طاقتوں اور قوتوں کا مرکز نگاہ بنا رہا اور اس شہر نے اب تک کئی عروج و زوال دیکھے ہیں تاہم زمانہ قدیم سے یہاں کے لوگ مذہبی عقائد کے حامل رہے ہیں یہاں کامل اولیاء و صوفیاء گزرے ہیں جن کا ذکر تاریخ کے صفحات پر محفوظ ہے اور اب بھی ان کا نام نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ کوئٹہ کے مشہور پیر، بزرگ، اولیاء اور صوفیائے کرام کا جب بھی تذکرہ ہو تو ''قندھاری ملا صاحب'' کا ذکر خیر ضرور ہوتا ہے۔

قندھاری ملا صاحب کا نام صاحبزادہ امین اللہ مگر آپ کے اصل نام جو آپ کے والد نے رکھا وہ عبدالقیوم تھا تاہم آپ کے عقیدت مندوں اور اہلیان کوئٹہ نے آپ کو ''قندھاری ملا صاحب'' کا لقب دیا اور یہ اس قدر مشہور ہوگیا کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد آپ کے اصل نام کی بجائے آپ کو قندھاری ملا صاحب کے عقیدت بھرے نام سے آج تک پکارتے ہیں۔ آپ صاحب طریقت و کرامات تھے جن کے علم و زہد کا چرچا اس وقت دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ کا تعلق صوفیائے کرام کے مشہور سلسلے طریقہ نقشبندی سے تھا اور قبائلی حوالے سے آپ کا تعلق نورزئی قبیلے کی اہم شاخ جمالزئی سے تھا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ نورزئی بن پنجپائی بن ابدال (درانی) درانی سے ہے نورزئی کے دو بیٹے جن میں درزئی اور داودزئی جمال نیکہ جو داود کے بیٹے تھے جن کا شاخ جمالزئی سے پہچانا جاتا ہے جمال نیکہ بھی بڑے پیران اور بزرگان میں سے ایک ہیں اور اس وقت سپین بولدک میں مدفون ہیں جہاں ان کا اپنا مقبرہ ہے پاکستان اور افغانستان کے دور دراز علاقوں سے آپ کے عقیدت مند آپ کے مزار کی زیارت کے لئے آتے اور فیض پاتے ہیں۔

صاحبزادہ امین اللہ نقشبندی کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے کہ صاحبزادہ حاجی امین اللہ نقشبندی بن صاحبزادہ عبیداللہ نقشبندی (آغا مومن) بن آغا عبدالرحیم بن بوستان آغا (آغا گلستان) بن عبیداللہ (صالح محمد) بن مولانا محمد یعقوب بن مولانا محمد ادریس بن صراف الدین بن شراف الدین بن جمال نیکہ (جمالزئی) بن داودزء بن نورزئی۔

روایات کے مطابق آپ کی پیدائش افغانستان کی ہے جہاں کے شمال مغربی صوبے فراہ میں ہوئی۔ فرا، جس کا پرانا نام فریدون تھا اور فرا صوبے کے ضلع پرچمن خارگاؤں جو دوخار کے نام سے بھی مشہور ہے آپ وہاں ایک علمی دین صاحبزادہ عبیداللہ نقشبندی کے ہاں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم بزرگ انسان اور صوفی تھے اور آپ کے والد بھی نقشبندی طریقت سے تھے صاحبزادہ حاجی امین اللہ نقشبندی کے دو صاحبزادے بڑے بیٹے کا نام صاحبزادہ حاجی احمد سعید اخند اور دوسرے کا نام صاحبزادہ حاجی جانان نقشبندی ہے۔

صاحبزادہ امین اللہ نقشبندی علم کے دلدادہ تھے جس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ دینی علوم کے حصول کے لئے دور دراز حتیٰ کہ ہندوستان تک گئے۔ علم کے حصول کے لئے آپ ہندوستان گئے تو آپ کے ساتھ آپ کے بھائی صاحبزادہ عبداللہ اور آپ کے ایک بیٹے صاحبزادہ جانان نقشبندی بھی ہمراہ تھے مگر صاحبزادہ عبد اللہ واپسی پر کوئٹہ میں مقیم ہوگئے اور کچھ عرصہ یہاں قیام کرنے کے بعد واپس افغانستان چلے گئے۔

کہا جاتا ہے کہ آپ نے 1920ء کے لگ بھگ افغانستان سے ہندوستان کی جانب ہجرت کی یہ وہ وقت تھا جب برصغیر پر انگریزوں کی حکمرانی تھی۔

کوئٹہ میں باقاعدہ قیام سے پہلے آپ گلستان آئے اور کچھ عرصہ وہاں قیام کرنے کے بعد کوئٹہ چلے آئے جو کچھ عرصہ قبل ہی قندھار سے علیحدہ ہوا تھا قندھار سے آنے والے صوفیائے کرام، بزرگوں اور صاحب عقیدت لوگوں کو مقامی لوگ قندھار سے آئے بزرگ کہتے اسی وجہ سے آپ کو بھی قندھاری ملا صاحب کہا جانے لگا جو اس قدر مشہور ہوا کہ اب بہت کم لوگ آپ کا اصل نام جانتے ہیں البتہ ان کے سامنے قندھاری ملا صاحب کا نام پکارا جائے تو وہ فوراً جان جاتے ہیں کہ آپ کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔ کوئٹہ میں قیام سے قبل ہی آپ کی شہرت کوئٹہ تک پہنچ چکی تھی آپ نے کوئٹہ آکر موجودہ کاسی روڈ پر قیام کیا جہاں تھوڑے ہی عرصے میں آپ کے عقیدت مند آپ کے گرد اکھٹے ہوگئے لوگوں اپنے علاج معالجے اور پریشانیوں کے حل کے لئے آپ کے پاس آتے آپ ان کے حق میں دعا کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمادیتا۔

علم کے حصول کے لئے آپ دارالعلوم دیوبند بھی گئے جو اس دور میں نہ صرف برصغیر میں دینی علوم کا سب سے بڑا مرکز تھا بلکہ بین الاقوامی شہرت کا بھی حامل تھا جہاں دنیا

بھر سے مسلمان طالبعلم آتے اور فارغ التحصیل ہوتے دینی علوم کے تمام درجے مکمل کر کے آپ واپس اپنے شہر کوئٹہ یعنی کوئٹہ آئے اور یہاں آپ نے کاسی روڈ کے علاقے میں قیام کر کے مخلوق خدا کی خدمت شروع کرتے ہوئے انہیں دین کی جانب راغب کرنے لگے کاسی روڈ پر جامع مسجد قندھاری کی بنیاد بھی آپ نے ڈالی اور یہاں مسجد قائم کر کے اس کی امامت سنبھال لی۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم انگریز یعنی عیسائی اور ہندو بھی آپ کے پاس آتے اور فیض پاتے۔ آپ بڑے بزرگ وعالم دین اور خیر خواہ انسان تھے۔ حج بیت اللہ کی سعادت بھی متعدد بار حاصل کی۔ 1971ء فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد آپ اپنے وطن پاکستان پہنچے اور کوئٹہ آگئے اور اسی سال دنیا سے رحلت فرما گئے آپ کو قندھاری مسجد جامع کاسی روڈ میں سپرد خاک کیا گیا۔

قندھاری ملا صاحب نے حضرت مولانا سید عبدالحق آغا نقشبندی کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی جو کہ افغانستان کے فراہ دلارام سے ہیں۔ آپ کے حوالے سے کافی روایات مشہور ہیں کہتے ہیں کہ ایک بار قندھاری ملا صاحب اپنی سائیکل ایک دکان کے باہر کھڑی کر کے اندر گئے ابھی آپ سامان خرید رہے تھے کہ دکاندار نے انہیں متوجہ کیا کہ ملا صاحب ایک شخص آپ کی سائیکل لے جا رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ ملا صاحب نے وہیں کھڑے کھڑے کہا کہ وہ سائیکل چوری نہیں کر سکتے۔ دکاندار نے باہر آ کر ایک عجیب منظر دیکھا کہ جیسے ہی چور سائیکل کے قریب جاتا اور اسے ہاتھ لگاتا ہے سائیکل اسے دور پھینک دیتی ہے۔

ایک بار ایک بوڑھی عورت جن کے سر میں ہمیشہ درد رہتا تھا اس نے کافی علاج معالجہ کرایا لیکن مرض برقرار رہا۔ مذکورہ خاتون کے والد بھی ایک مولوی تھے صحتیاب ہونے کے بعد بوڑھی عورت خود قصہ سناتی کہ میرے والد جب مجھے پر دم کرتے تو گھر میں آگ لگ جاتی یا کوئی عذاب آجاتا پھر کسی نے میرے والد کو قندھاری ملا صاحب کا بتایا جب ہم گھر سے نکلے تو میرے سر میں شدید قسم کا درد ہے اور ہم جا رہے ہیں پیر صاحب کے پاس جب پیر صاحب کی خانقاہ پر پہنچے اور ابھی پیر صاحب کے دربار میں حاضر ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سر اچانک ٹھیک ہو گیا اور اس کا درد اس طرح غائب ہوا کہ پھر ساری زندگی مجھے سر میں تکلیف نہیں ہوئی۔

کہتے ہیں کہ ایک بار ایک شخص کو قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے پاس آیا اس نے آپ پر بندوق نکال کر تھان لی اور ابھی فائر کرنے والا تھا کہ ملا صاحب نے نظریں اٹھا کر پہلے اسے پھر بندوق کو دیکھا۔ اچانک بندوق اس شخص کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ اس پر کپکپی طاری ہوگئی اور وہ شخص خود قندھاری ملا صاحب کے پاس آیا اس کے ہاتھ چومے اور معافی مانگی آپ نے اسے معاف کر دیا۔ یہ اللہ پاک کے حکم سے وہ کرامات ہیں جو اولیاء اللہ کی نسبت سے دیکھنے میں آتے ہیں۔

افغانستان، ایران، ہندوستان اور پاکستان کے چاروں صوبوں میں قندھاری ملا صاحب کے شاگرد اور مرید بستے ہیں جو ہر سال دور دراز علاقوں سے آپ کے مزار پر آتے اور آپ کے صاحبزادوں سے دعا کراتے ہیں۔

قندھاری ملا کے جانے کے بعد آپ کے بیٹے صاحبزادہ جانان (جانان آغا صاحب) نے ان کی گدی سنبھالی اور فیض بانٹنے لگے۔ صاحبزادہ جانان کا اصل نام ابوسعید اخندزادہ تھا آپ بھی نقشبندی طریقت سے تھے اور حضرت مولانا سید شمس الحق آغا نقشبندی بن حضرت مولانا عبدالحق آغا نقشبندی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ کے والد صاحب کے جانے کے بعد ان کے مرید آپ سے بیعت کرتے آپ کو لوگ آپ کے والد کے لقب سے قندھاری ملا سے پکارتے تھے اور آپ جانان آغا عرف سے بھی مشہور تھے۔ صاحبزادہ جانان نقشبندی بھی بڑے کرامات والے بزرگ تھے آپ بھی انسانوں کے خیر خواہ اور ہمیشہ دعوت دین میں مصروف رہے آپ کا انتقال 1998ء میں رمضان المبارک کی آخری رات (چاند رات) کو ہوا۔

صاحبزادہ جانان نقشبندی کے بعد ان کے بڑے بیٹے صاحبزادہ حمید اللہ جان نقشبندی نے آپ کی گدی سنبھالی آپ بھی نقشبندی طریقت سے ہیں اور لوگ آپ کو آپ کے دادا قندھاری ملا صاحب یا آغا صاحب کے نام سے پہچانتے ہیں۔ صاحبزادہ حمید اللہ جان کے پیر حضرت مولانا سید عبدالصمد جان آغا صاحب نقشبندی ہیں جو کچلاک میں رہتے ہیں اور صاحبزادہ حاجی حمید اللہ جان نقشبندی کوئٹہ میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ آپ کا تعلق جس خانوادے سے ہے ان کے چاہنے والے دنیا بھر میں ہیں اس لئے آپ کے پاس نہ صرف کوئٹہ اور اندرون بلوچستان بلکہ پاکستان سمیت دیگر ممالک سے بھی لوگ آتے اور اپنے حق میں دعا کراتے ہیں۔